۳ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:93)

کون کتنی بار حج کرے گا؟

- مزار پر نمک رکھنے کی منّت ماننا کیسا؟ 07
- جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ 08
- اگر جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں تو تلاش کیوں کرنا پڑتے ہیں؟ 15
- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

کون کتنی بار حج کرے گا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حج کا دِلچسپ واقعہ

سُوال: آپ 1980ء میں عمرے کے لیے تشریف لے گئے تھے، اسی سفر میں آپ نے حج کا ارادہ بھی کر لیا تھا میری یادداشت کے مُطابق آپ نے خاص طور پر 500 ریال میں حج کا ویزہ لگوایا تھا پھر حج کیا تھا، اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! اس وقت شاید سوا چار سو (425) یا پانچ سو (500) ریال لیے تھے۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ میں نے سیدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کیا کہ میں قانونی حج کروں یا غیر قانونی؟ اگرچہ یہ کرنے والا سُوال نہیں تھا وہ کیسے بول سکتے تھے کہ غیر قانونی حج کرو! انہوں نے فرمایا: قانونی حج کرو، میں نے کہا ٹھیک ہے۔ میرے دوستوں نے مجھ سے یہ بات کہی کہ کیا ضَرورت ہے قانونی حج کرنے کی چھوڑو ہم بھی تو ایسے ہی کر رہے ہیں لیکن میں نے

---

1 ... یہ رِسالہ ۳ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ بمطابق 30 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ''فیضانِ مَدَنی مذاکرہ'' نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

www.dawateislami.net

ان سے کہا: ”میرے پیر صاحب نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا ہے۔“ پھر میں نے اپنا پاسپورٹ وہیں کے ایک مقامی عرب ایجنٹ کو دیا جو اس نے جدہ شریف بھیج دیا لیکن میں اب خالی ہاتھ ہو گیا کیونکہ میرے پاس پاسپورٹ نہیں تھا، مجھے تشویش ہوئی کہ حج کے دِن قریب آ رہے ہیں، حاجی صاحبان بھی آنا شروع ہو گئے اور میرے پاس تو پاسپورٹ ہی نہیں رہا۔ اسی دَوران مدینے شریف میں مجھے کراچی کے ایک عالِم صاحب ملے جو سیدی قطبِ مدینہ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں، میں نے ان کو بتایا کہ میرا پاسپورٹ پھنس گیا ہے! میں نے پاسپورٹ بھی مدینے سے ہی جمع کروایا تھا کیونکہ میں جدہ سے ڈائریکٹ مدینے آیا تھا ابھی تک میری مکہ شریف کی حاضری نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے مدینے کی گلیوں میں ایک بزرگ نے اِس وَظیفے کی اِجازت دی تھی ”قَنَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ“، اِس میں ”اَغِثْنِیْ“ کی جگہ ”اَدْرِکْنِیْ“ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور یہ حاجت پوری ہونے کے لیے اچھا وَظیفہ ہے۔ تم یہ وَظیفہ پڑھو میں تمہیں مدینے کی گلیوں میں اِس کی اِجازت دیتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بھی یہ نعمت نصیب ہوئی اور اس وَظیفے کی اِجازت مل گئی۔ میں نے چند بار ہی یہ وَظیفہ پڑھا ہو گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا ویزہ لگ کر آ گیا۔ میں بے فکر ہو گیا کہ اب مجھے پولیس نہیں پکڑ سکتی کیونکہ میں قانونی حج ہی کر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے 1980ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ تو حج ہمیشہ قانونی طور پر ہی کرنا چاہیے اگرچہ تھوڑا خرچہ زیادہ ہو جائے۔

کون کتنی بار حج کرے گا؟

یاد رکھیے! عالَمِ اَرواح میں جتنی بار لَبَّیْک کہا ہے جیتے جی اتنی بار حج ضرور نصیب ہو گا، اگر ایک بار کہا ہو گا تو ایک ہی حج کریں گے دو بار کہا ہو گا تو دو بار حج کریں گے اور اگر 10 بار کہا ہو گا تو 10 حج نصیب ہوں گے[1] اور اگر ایک بار بھی نہیں کہا ہو گا تو تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے مگر حج نہیں کر سکیں گے! پارہ 17 سورۂ حج آیت نمبر 27 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں۔“ ”اور لوگوں میں حج کا عام اِعلان

---

1 ..... مسند الفردوس، باب اللام، ۲/ ۲۱۷، حدیث: ۵۳۴۳۔

www.dawateislami.net

کر دو" کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: کعبہ شریف کی تعمیر کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم دیا گیا کہ اب لوگوں کو میرے گھر آنے کی اِجازت دو۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اَبُو قُبَیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو نِدا دی یعنی ساری دُنیا کے لوگوں کو پکارا کہ بَیْتُ اللہ کا حج کرو! جن کی قسمت میں حج کرنا تھا انہوں نے اپنے باپوں کی پُشتوں یعنی پیٹھوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ (1)

کیا حرمینِ طَیِّبَین میں رہنے والوں کو ہر سال حج کرنا ہوگا؟

سُوال: حرمینِ طَیِّبَین میں رہنے والے بعض لوگ ہر سال حج کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ صاحبِ نِصاب نہیں ہوتے اور ان پر کچھ نہ کچھ قرض بھی ہوتا ہے نیز ان کے لیے حج کے اَیام میں کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں لیکن وہ کہتے ہیں چونکہ ہم یہاں موجود ہیں اور ہمیں حج کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے تو ہمیں حج کرنا چاہیے، آپ یہ اِرشاد فرمائیے کیا ان کا اس طرح حج کرنا دُرُست ہے؟ (مدینہ منورہ سے فیضانِ مدینہ کراچی تشریف لائے ہوئے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: حج کے لیے صاحبِ نصاب ہونا شرط نہیں ہے اس کے لیے حج کا خرچہ اور دِیگر شرائط کا پایا جانا ضَروری ہے اور پھر حج زندگی میں ایک بار کرنا ہی فرض ہے اس کے بعد کا حج نفلی حج ہے چاہے تو کرے چاہے نہ کرے کوئی مطالبہ نہیں ہے اگرچہ مکہ شریف میں ہی رہتا ہو یا میدانِ عرفات میں اس کی رہائش ہو۔ بعض لوگوں کو ہر سال حج کرنے کا شوق ہوتا ہے وہ کرتے ہیں اگر وہ کسی ناجائز کام کا سہارا نہیں لیتے تو کوئی حرج نہیں۔

عرب شریف میں رہنے والوں کے لیے کچھ قوانین ہیں وہ ہر سال حج نہیں کر سکتے یہ شاید اس لیے ہے کہ مسلسل رش بڑھ رہا ہے، اِنتظامات سنبھالنے میں مشکل ہوتی ہے، اس کے باوجود ہو سکتا ہے کئی لوگ مفت میں چُھپ چُھپا کر حج کر لیتے ہوں، ظاہر ہے شریعت اس سے روکے گی کیونکہ اگر پکڑے گئے تو اِحرام سمیت جیل میں بند کیے جائیں گے۔ ذرا

---

1 ..... تفسیر مدارک، پ۱۷، الحج، تحت الآیۃ: ۲۷، ص۷۳۶۔ تفسیر خازن، پ۱۷، الحج، تحت الآیۃ: ۲۷، ۳/۳۰۵ ملتقطاً۔ تفسیر صراط الجنان، پ۱۷، الحج، تحت الآیۃ: ۲۷، ۶/۴۲۹۔

www.dawateislami.net

سوچیں حاجی صاحب حج کا اِحرام باندھ کر میدانِ عرفات کے بجائے جیل میں بند ہوں تو کتنی ذِلّت و رُسوائی والی بات ہو گی! اس کے علاوہ ٹینشن، بدنامی، لوگوں کا باتیں بنانا، پولیس کا ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور نامعلوم عرصے تک جیل میں بند ہونا اس سے بھی بڑھ کر خروج لگائے جانے کا خدشہ جس کی وجہ سے نوکری بھی جائے گی اور سارا کام دھندا چوپٹ ہو جائے گا، ان ساری پریشانیوں سے بہتر ہے ایسا کیا ہی نہ جائے۔ اِس حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان کردہ اُصول ذہن نشین کر لیجیے: دُنیاوی قانون اگر شریعت سے نہ ٹکراتا ہو اور اس کو توڑنے کی وجہ سے ذِلّت کا سامنا کرنا پڑے تو اس کا توڑنا حرام ہے۔[1] کئی لوگ ایسے ہیں جو پکڑے گئے تو ان کو نانی یاد آگئی اور کان پکڑ لیے کہ اب تو خواب میں بھی غیر قانونی طریقے سے نہیں جانا۔ آخر اپنے آپ کو اِمتحان میں ڈالنے کی ضَرورت ہی کیا ہے؟ کیوں مصیبتوں کو آزماتے ہو؟ کیوں خواہ مخواہ بیماری مول لیتے ہو؟ یہ بھی کر لو وہ بھی کر لو کی دھن میں مگن ہو پھر جب بیماری آتی ہے تو سر پکڑ کر روتے ہو۔ یاد رکھو! ان چیزوں کو آزمایا نہیں جاتا پہلے سے اس کا بندھ باندھا جاتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی اِحتیاط

سُوال: ابھی آپ اپنے سینے پر کارڈ لگانے لگے لیکن پھر رُک گئے اور ایک اسلامی بھائی کی طرف دیکھا پھر لگانے لگے پھر دیکھا اس کے بعد آپ نے اِطمینان سے وہ کارڈ لگایا، یہ کیا مُعاملہ تھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟

جواب: دَراصل مجھے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نسبت سے کارڈ لگانا تھا میں نے گھر میں یہ کارڈ تلاش کیا نہیں ملا پھر فیضانِ مدینہ کے آفس میں دیکھا وہاں بھی نہیں ملا، جب یہاں آیا تو اِس کارڈ پر نظر پڑی میں خوش ہو گیا، پھر سوچا کہیں یہ کارڈ مکتبۃ المدینہ کی ملک تو نہیں ہے، انہوں نے اِعلان کے لیے بھیجا ہو تاکہ مَدَنی مذاکرے میں اِس کا ہدیہ بیان کر دیا جائے، اور میں اسے اِستعمال کر کے سیکنڈ ہینڈ بنا دوں۔ اِس وجہ سے میں لگاتے لگاتے رُک گیا پھر خیال آیا اگر اِعلان کے لیے آیا ہے تو دو کیوں آئے، اِعلان کے لیے تو ایک ہی کارڈ کافی تھا! جب اسلامی بھائی نے بتایا کہ فلاں کا دیا ہوا ہے تو میں

---

1 ..... کسی ایسے امر کا اِرتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی رَوا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰، ۱۹۲)

www.dawateislami.net

مطمئن ہو گیا کہ انہوں نے کہہ کر ہی دیا ہو گا کہ "یہ الیاس کے لیے ہدیہ ہے۔" اللہ پاک ان دونوں اسلامی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دوسروں کی چیزیں اِستعمال کرنے کے آداب

سُوال: دوسرے کی چیز اِستعمال کرنے سے متعلق تربیت فرما دیجیے۔[1]

جواب: آج کل لوگوں کا مزاج بن چکا ہے جو ہاتھ آتا ہے بغیر سوچے سمجھے اِستعمال شروع کر دیتے ہیں، کسی کے گھر جاتے ہیں تو صاحبِ خانہ کی اِجازت کے بغیر بہت کچھ اِستعمال کر ڈالتے ہیں۔ ہاں! جن چیزوں کو بغیر اِجازت اِستعمال کرنے کا عُرف ہے ان کے لیے اِجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے مثلاً حمام میں جانا ہو تو وہاں صابن اِستعمال کرنے میں حرج نہیں، تولیہ رکھا ہے اس سے ہاتھ پونچھنے کے لیے بھی اِجازت کی حاجت نہیں ہے لیکن اس کی اِجازت نہیں ہو گی کہ کبرڈ کھول کر از خود چیزیں نکال کر اِستعمال شروع کر دیا جائے۔ اِسی طرح جب کسی کے گھر مہمان بن کر جاتے ہیں تو میزبان کھانے کی چیزیں رکھتے ہیں مالدار لوگ ڈرائی فروٹ رکھتے ہیں، غریب لوگ چورا گھاٹی رکھتے ہیں، اگر زیادہ غریب ہوتے ہیں تو پانی ہی رکھ دیتے ہیں۔ بہر حال میزبان نے کھانے کے لیے جو بھی رکھا ہے مہمان وہ اِستعمال کر سکتا ہے، لیکن یہ جائز نہیں ہو گا کہ مہمان بولے یہ ڈرائی فروٹ بھی ٹھیک ہے لیکن میں کبرڈ سے تازہ نکال کر کھاؤں گا! یقیناً یہ اچھی بات بھی نہیں ہے، جو آپ کے لیے رکھا ہے اُسی کو کھائیں آگے پیچھے نیت خراب نہ کریں۔

ایک تنکے کی وجہ سے جنّت میں داخلے سے محرومی (حکایت)

سُوال: حُقُوقُ الْعِباد میں اِحتیاط سے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: فیضانِ سنّت میں ہے: بنی اِسرائیل کے ایک شخص نے اپنے سارے گناہوں سے توبہ کی اور ایسا نیک بن گیا کہ پھر گناہ کیے ہی نہیں یہاں تک کہ اس نے 70 سال عبادت میں گزار دیئے اور نیکیاں کرتا رہا۔ اس کا تقویٰ یا اپنے نفس

---

1 ..... یہ اور اس کے بعد والا سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کو مارنے کا انداز یہ تھا کہ دھوپ ہو یا بارش وہ کبھی بھی سائے کے نیچے آرام نہیں کرتا نہ کبھی عمدہ غذائیں کھاتا اور یوں اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے ریاضتیں کرتا تھا۔ اس کے اِنتقال کے بعد کسی نے اس کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: گناہ تو توبہ سے مُعاف ہوگئے تھے اور بعد میں مجھ سے گناہ ہوئے بھی نہیں لیکن میں نے ایک شخص کی اِجازت کے بغیر اس کا تنکا دانت میں خلال کرنے کے لیے لے لیا تھا وہ اس شخص سے مُعاف کروانا رہ گیا اس کے علاوہ باقی سارے حُقوقُ الْعِباد مُعاف کروا لیے تھے، اب اسی ایک تنکے کی وجہ سے جنت میں داخلے سے محروم ہوں۔[1]

اگر ہوٹل میں کھانا کھائیں اور وہاں خلال کے لیے تنکا رکھا ہوا ہو تو اس کے اِستِعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ کھانا کھانے والوں کے لیے ہی رکھا ہوتا ہے، اس کو اِستعمال کرنے کے بعد واپس دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے نہ اس کو واپس کرنے کا رواج ہے چاہیں تو اپنے ساتھ لے جائیں چاہیں تو پھینک دیں کہ یہ اب اِستِعمال ہو چکا ہے۔ میرا ذہن یہ ہے کہ اگر صرف چائے پی ہے تو وہ خلال کرنے والا تنکا اِستِعمال نہ کریں کہ چائے دانتوں میں نہیں پھنستی۔ اللہ کرے ہم بھی حُقوقُ الْعِباد کے معاملے میں چوکنے ہو جائیں اور حُقُوقُ اللہ کے معاملے میں بھی الرٹ رہیں۔ اپنا ذہن بنا لیجیے کہ نہ بندے کا حق تلف کرنا ہے نہ اپنے رب کا کوئی حق چھوڑنا ہے، صاف ستھری نیکیوں بھری زندگی گزارنی ہے۔

اُستاذ ایک نازک شاہراہ کا مُسافر ہے

سُوال: استاذ اپنے طلبا کے ساتھ کیسا انداز اِختیار کرے؟[2]

جواب: سب کے ساتھ یکساں سُلوک کرے۔ اگر استاذ نے مالدار کے بچے کو اچھا پڑھایا اور غریب کے بچے کو اچھا نہیں پڑھایا، ذہین پر توجہ دی اور کُند ذہن کو گھاس تک نہ ڈالی یا بِلاوجہ کسی بچے کو ڈانٹا تو قیامت کے دِن حِساب دینا پڑے گا، اس دِن آزمائش ہو جائے گی، کہیں کے نہیں رہیں گے لہٰذا سب کے ساتھ یکساں سُلوک کیجیے۔ یاد رکھیے! آپ نے بڑی نازک شاہراہ پر قدم رکھا ہے یہ کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے، سنبھل سنبھل کر پاؤں رکھنا ہے، بڑی اِحتیاط سے بات کرنی ہے،

---

1 ..... تنبیہ المغترین، الباب الاول من اخلاق السلف الصالح، ص ۵۱۔ فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ۸۹۷۔

2 یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سانس بھی سنبھل کر لینا ہے۔اس پر بھی غور کرتے رہیے کہ پہلے کے دور میں آسائشیں نہ ہونے کے باوجود ہمارے عُلَمائے کِرام کس طرح پڑھاتے تھے، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی تعلیم دیتے تھے، اِس کے عوض تنخواہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا اور آج آسائشیں ہی آسائشیں ہیں، مدارس میں ایئر کنڈیشن لگے ہوئے ہیں، تنخواہیں بھی مناسب ہیں، اِس کے باوجود ہم صحیح طرح توجہ دے کر نہیں پڑھا پاتے کچھ کا کچھ کر ڈالتے ہیں۔اللہ کرے ہم سب مخلص بن جائیں۔ پڑھنے والے اپنے اُستادوں کا اَدب کریں اور اُستاد اپنے پڑھنے والے طلبا پر شفقت فرمائیں تاکہ عُلَمائے کِرام کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور اُمّت کو اچھے راہ نما ملتے رہیں۔

مزار پر نمک رکھنے کی مَنّت ماننا کیسا؟

سُوال: اکثر مزارات پر نمک رکھا ہوتا ہے تو مزار پر نمک رکھنے کی مَنّت ماننا کیسا؟

جواب: مزار پر نمک رکھنا تاکہ زائرین کھائیں یہ جائز ہے کہ نمک ایک حلال چیز ہے۔ ہاں! اگر اس کی مَنّت مانی تو یہ مَنّت پوری کرنا واجب نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اِس طرح کی منّتیں بھی پوری کی جائیں۔ مدینۃُ الاولیا احمد آباد ہند میں حضرتِ سَیِّدُنا شاہ وجیہ الدین قادری شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر زائرین سفید چینی رکھتے ہیں، میں نے بھی وہ چینی کھائی ہے، بَرَکت کی نیت سے کھانی بھی چاہیے کہ اِس کو بزرگوں سے قُرب ہوتا ہے۔ وہ چینی یا نمک اپنا کام دِکھادے تو کیا بعید، میری عمر گزرتی جارہی ہے (بڑی ہوتی جارہی ہے) ممکن ہے یہ اسی چینی کی بَرَکت سے ہو۔ اللہ کرے فیضانِ اَولیا کی بَرَکت سے ہماری نسلوں میں بھی کوئی منکرِ پیدا نہ ہو، ہم سب فیضانِ اَولیا سے مالا مال رہیں۔

مزار شریف کی چینی کھانے سے توتلاپن ختم ہوگیا (حکایت)

اِس مزار شریف سے متعلق ایک حکایت ہے: میں ہند کے دورے پر گیا تھا ہماری احمد آباد ہند سے رَوانگی تھی اسلامی بھائی ٹرک بھر کے قافلے میں شریک تھے، ان میں سے ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے اپنی بہار مدنی سنائی وہ بتاتے ہیں: میں توتلا تھا، میں نے حضرتِ سَیِّدُنا شاہ وجیہ الدین قادری شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر جاکر چند دِن چینی کھائی اس کی برکت سے میں بالکل صاف بولنے لگا اور اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مُبَلِّغ ہوں۔ اس مزار شریف کے

www.dawateislami.net

بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو کوئی توتلایا ہکلا اس مزار شریف پر جاکر چینی کھائے گا اس کی زبان کی گرہ کھل جائے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ ان بزرگوں کے صدقے ہی دُنیا کا نظام چل رہا ہے، ورنہ ہم لوگوں نے تو زمین کا کوئی کونا، کوئی ذرّہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو گناہوں سے گندا نہ کیا ہو۔ اللہ پاک کی رحمت سے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا فیض جاری رہے گا۔

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

سُوال: جنازے کو اِس طرح کندھا دینا کہ لوگ دو لائنیں بنا کر کھڑے ہو جائیں اور جنازہ بیچ میں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں آگے بڑھاتے رہیں، کیا یہ طریقہ دُرست ہے؟ نیز کندھا دینے کا دُرست طریقہ کیا ہے جس کو اختیار کرنے سے ثواب بھی ملے؟ (ویڈیو دکھا کر سُوال کیا گیا)

جواب: یہ طریقہ غَلَط اور سُنَّت سے ہٹ کر ہے۔ سُنَّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے پائے کو سیدھے کندھے پر لے یعنی مَیِّت کا بھی سیدھا کندھا ہو اور اپنا بھی سیدھا ہو اور 10 قدم چلے، پھر اسی سیدھی طرف پائنتی کے پاس آجائے اور اپنے سیدھے کندھے پر لے کر 10 قدم چلے پھر مَیِّت کے اُلٹے ہاتھ کی طرف آجائے اور اپنے اُلٹے کندھے پر لے کر 10 قدم چلے پھر اسی اُلٹی طرف پائنتی کے پاس آجائے اور 10 قدم لے کر چلے، اِس طرح کل 40 قدم ہو جائیں گے۔[1] مَیِّت کو 40 قدم لے کر چلنے کی فضیلت یہ ہے کہ جو کسی مسلمان کی مَیِّت 40 قدم لے کر چلے اس کے 40 کبیرہ گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ایک رِوایت میں ہے: جو مَیِّت کے چاروں پائیوں کو کندھا دے اس کی حتمی (یعنی یقینی) مغفرت کر دی جاتی ہے۔[3]

وُرَثا کے حصّے میں اِحتیاط کا ایک اَہم پہلو

سُوال: کسی کا پھولوں کا باغ ہو جس میں اِس طرح کے پھول بھی ہوں جن کی کاشت کی جاتی ہے، اگر باغ کے مالک کا اِنتقال ہو جائے تو اس کے لیے اسی باغ کے گلاب کے پھولوں کی چادر بنا کر اس کی قبر پر ڈالی جا سکتی ہے؟ اس میں وراثت کے حوالے سے کیا حکم ہو گا؟ راہ نمائی فرما دیجیے۔

---

1 فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی و العشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ۱/ ۱۶۲۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲، حصہ: ۴۔

2 ..... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۵۹۲۰۔

3 ..... جوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء: ۱، ص ۱۳۹۔

www.dawateislami.net

جواب: پھولوں کا باغ وُرَثا کا ہو جائے گا، اگر سارے وارث بالغ ہیں اور سب نے پھولوں کی چادر بنانے کی اِجازت دے دی تو کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک بھی وارث نابالغ ہوا تو اس کا حصہ الگ کرنا ہوگا، نیز جو وارث اِجازت نہ دے اس کا حصہ بھی الگ کرنا ہوگا، اِسی طرح جس وارث سے رابطہ نہ ہو سکے اس کا حصہ بھی الگ کرنا ہوگا، ان کے علاوہ جو وُرَثا اِجازت دیں ان کے پھولوں سے چادر بنا کر قبر پر ڈالی جاسکتی ہے۔[1]

رِیاکاری کا کیا مَطلب ہے؟

سُوال: رِیاکاری کا کیا مَطلب ہے اور کون کون سی چیزیں رِیاکاری میں آتی ہیں؟

جواب: رِیا کا مَطلب ہے دِکھاوا اور رِیاکاری کا معنیٰ ہے دِکھاوے کا کام۔ عبادت میں یہ نیت کرنا کہ فلاں یا دِیگر لوگوں کے دِلوں میں میری عزت ہو جائے گی، میرا اِحترام بڑھ جائے گا اور وہ مجھ سے متأثر ہوں گے یہ رِیا کہلاتا ہے۔ اگر اپنی عبادت کا اِظہار اِس لیے کرتا ہے تاکہ لوگ میری عبادت دیکھ کر مُتأثر ہوں اور مجھے نَذرانہ ملے یا کوئی خدمت ہو جائے[2] یا کوئی دکاندار مجھے چیز سستی دے دے تو یہ بھی رِیا ہی کہلائے گا مثلاً اگر کوئی لوٹا لینے جائے اور دکان دار سے کہے: ”بھائی مجھے لوٹا چاہیے لیکن لیٹرین کے لیے نہیں بلکہ رات میں وُضو کرنے کے لیے کیونکہ میں رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھتا ہوں۔“ اگر دکاندار بھولا بھالا ہوگا تو کہے گا: بھائی آپ مفت میں لے جائیں، مجھے اس کے پیسے نہیں چاہئیں، میں نے بہت کمالیا ہے بس آپ دُعا کر دینا اور یہ شخص مزے سے لوٹا لے کر جھومتا ہوا چلا جائے گا۔ اِس طرح بھی لوگ اپنی عبادات ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲، حصہ: ۴۔ تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر مَیِّت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے، اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ وَرَثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوہیں اگر بعض وَرَثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے، جبکہ غیر موجودین سے اِجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اِجازت سے ہو یہ کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۳، حصہ: ۴۔ فتاوی رضویہ، ۹/ ۶۶۴-۶۶۵ ملخصاً)

2 ..... رِیا کی تعریف یہ ہے: ”اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔“ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر وھو الریاء، ۱/ ۸۹۔ نیکی کی دعوت، ص۶۶)

www.dawateislami.net

مسجد اور نیاز کے لیے بھی دیکھ بھال کر چیزیں خریدی جائیں

سُوال: نیاز کے لیے کوئی چیز لینے جاؤ تو بعض دکان دار ہَلکے دَرجے کی چیز عمدہ بول کر ٹکا دیتے ہیں اور لینے والا بھی چونکہ ذاتی اِستِعمال کے لیے نہیں لے رہا ہوتا تو وہ بھی کوئی خاص چھان پھٹک نہیں کرتا، آپ اِس حوالے سے کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔[1]

جواب: آج کل کے دکاندار سیانے ہوتے ہیں، اگر ان کو کہا جائے کہ غوثِ پاک کی نیاز کے لیے چاول چاہئیں تو وہ فوراً سوچیں گے کہ اس نے کون سا اپنی جیب سے پیسے دینے ہیں نیاز کے لیے چندہ جمع کیا ہو گا، وہ سستا چاول مہنگے داموں ٹکا دیں گے۔ چاولوں کے مُعاملے میں تو بیچنے والوں کا کوئی بھروسا بھی نہیں ہے کیونکہ ان میں ٹھگی بہت چلتی ہے جیسے وہ آپ کو 25 روپے کلو والا چاول دِکھائے گا اور اس سے اچھا چاول اس کے پاس موجود بھی نہیں ہو گا، آپ کہیں گے: اس سے اچھا دِکھاؤ، وہ اندر جا کر اُسی چاول کو واپس لے آئے گا اور کہے گا یہ 27 روپے کلو ہے! آپ کہیں گے: اس سے بھی اچھا دِکھاؤ وہ پھر کچھ نہ کچھ کاریگری کرے گا اور 25 والا چاول 30 میں ٹکا دے گا۔ بسا اوقات اچھے والے چاول میں گھٹیا چاول ملا دیتے ہیں عام بندہ اس کی شناخت نہیں کر سکتا مثلاً پہلے باسمتی چاول عمدہ مانے جاتے تھے اب کا معلوم نہیں تو اگر کوئی 10 کلو باسمتی چاول لینے جائے تو یہ نو کلو باسمتی دیں گے اور ایک کلو کوئی گھٹیا چاول ملا دیں گے اب ظاہر ہے نو کلو عمدہ چاول میں ایک کلو گھٹیا چاول کیسے پتا چلیں گے۔

پھر نیاز کے چاول کی ویسے بھی فکر نہیں کی جاتی کہ کون اتنی تکلیف بَرداشت کرے۔ اِسی طرح مسجد کے لیے کوئی چیز لینے جاؤ تو خوب مہنگے داموں دیں گے اور خیال یہ ہو گا کہ یہ کون سا اپنی جیب سے دے رہا ہے چندہ ہی جمع کر کے رکھا ہو گا، یوں لوٹ مار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو ہدایت دے۔ بعض تاجر نیک بھی ہوتے ہیں، انہیں اگر پتا چل جائے کہ مسجد یا غوث پاک کی نیاز کے لیے چیز خریدی جا رہی ہے تو وہ نہ صرف سستی چیز دیتے ہیں بلکہ اپنا حصہ بھی شامل کر دیتے ہیں۔ میں نے ایک عام بات کی ہے کیونکہ یہ ٹھگی کا دور ہے، ہر طرح کا شخص موجود ہوتا ہے۔ اگر جینے

---

1 یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کی تمنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر۔

وعدہ خلافی کی تعریف اور ضَروری وضاحت

سُوال: وعدہ خلافی سے کیسے بچیں؟ بعض اوقات وعدہ خلافی جان بوجھ کر نہیں کی جاتی بلکہ وعدہ نبھانے کا موقع ہی نہیں ملتا۔

جواب: وعدہ خلافی یہ ہے کہ اگر کسی نے کہا میں کل آپ کو اتنے بجے اسی جگہ ملوں گا اور دِل میں یہ ہو کہ بولنے میں کیا جاتا ہے، میں کون سا ملنے جاؤں گا، یہ وعدہ خلافی کہلائے گا، اب بعد میں چلا بھی جائے تب بھی وعدہ خلافی ہی ہوگی اور یہ شخص گناہ گار بھی ہوگا۔[1] اگر ایسا ہو کہ ملاقات کا کہتے وقت دِل میں اِرادہ ہے کہ مجھے کل واقعی اس سے ملنا ہے لیکن بعد میں اِرادہ بدل جائے یا کوئی رکاوٹ آجائے یا کسی بھی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے۔[2] وعدہ خلافی کرنے والے کے لیے کافی وعیدیں آئی ہیں، روایات میں یہاں تک موجود ہے کہ اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔[3] یہ شخص گناہ گار اور جہنم کا حق دار ہوگا۔ جب ایک مرتبہ کسی کو ملنے کا وقت دے دیں تو پھر اس سے ضرور ملیں، مذہبی لوگوں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اگر بعد میں آپ نے نہ جانے کا اِرادہ کر لیا تو قوم ایسا ڈبہ باندھے گی کہ بس! مثلاً یہ مولانا لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں، یہ لوگ وعدہ کرتے ہیں پھر پورا نہیں کرتے، اور بھی نہ جانے کیسی کیسی باتیں بولے گی لہٰذا بہتر ہے کہ جو بات ایک بار کہہ دی اسے ضرور پورا کیا جائے۔

کیا اِجتماع میں آنے کا کہہ کر نہ آنا بھی وعدہ خلافی ہے؟

سُوال: جب کسی کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ ہامی بھر لیتا ہے لیکن وہ

---

1 ..... اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا اِرادہ رکھتا ہو مگر کسی عُذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کرسکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیت وعدہ خلافی کی ہو مگر اِتفاقاً پورا کر دے تو پھر بھی اُس بدنیتی کی وجہ سے گنہگار ہے۔ ہر وعدے میں نیت کا بڑا دخل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۲)

2 ..... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: جو شخص کسی سے ایک اَمر کا وعدہ کرے اور اس وقت اس کی نیت میں قریب نہ ہو، بعد کو اس میں کوئی حرج ظاہر ہو اور اس وجہ سے اس اَمر کو ترک کرے تو اس پر بھی خلافِ وعدہ کا اِلزام نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۳۵۱)

3 ..... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۶۱۶، حدیث: ۱۸۷۰ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اِجتماع میں آتا نہیں، کیا اسے بھی وعدہ خلافی کہا جائے گا؟ (1)

جواب: آج کل وعدہ خلافی بہت عام ہے، کیا عوام کیا خواص، میں نے دونوں کو ہی اِس میں مبتلا دیکھا ہے، جان چھڑانے کے لیے وعدہ کر لیتے ہیں پھر پورا نہیں کرتے مثلاً کسی کو جمعرات اِجتماع کی دعوت دی جائے تو کہتا ہے: "ہاں ضرور آؤں گا حالانکہ اس کے دِل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ یار بس مولانا سے جان چُھڑاؤ کیونکہ اگر یہ کہوں گا کہ میں نہیں آسکتا تو یہ آدھا گھنٹہ مجھے سمجھاتے رہیں گے۔" ظاہر ہے دِل میں یہ خیال ہوتے ہوئے اِجتماع میں آنے کی ہامی بھرنا، جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا ہے جو واقعی خطرناک ہے۔ کئی شخصیات کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ اِجتماع میں آیئے گا وہ بھی کہتے ہیں کہ ہاں آؤں گا پھر خواب میں بھی نہیں آتے۔ جب وہ ہامی بھر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی لگ رہا ہوتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہی ہے کہ میں نے نہیں آنا۔ ہم بدگمانی نہیں کرتے مگر نہ آنے کا خیال ہوتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ میں اِجتماع میں آجاؤں گا خود کو گناہ گار کرنا ہے لہٰذا ایسے موقع پر محتاط جواب ہی دینا چاہیے۔

بعض لوگ اِجتماع میں آنے کا تو نہیں کہتے لیکن یہ ضرور کہتے ہیں "جی میں کوشش کروں گا" شاید اِس طرح کہنے کو اِحتیاط سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے ایک محتاط جواب دے دیا ہے وعدہ نہیں کیا، لیکن ان کو سوچنا چاہیے کہ ہم نے کم از کم کوشش کرنے کا وعدہ تو کر لیا ہے اب اگر کوشش کرنے کا ہی ذہن نہیں ہے تو خود غور کر لیں کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ اگر واقعی کوشش کریں گے تو اُمید ہے اِجتماع میں پہنچ جائیں گے۔ فیضانِ مدینہ کراچی میں ملک بھر سے اتنے سارے عاشقانِ رسول تشریف لاتے ہیں کوشش کرتے ہیں تو آجاتے ہیں۔ اِسی طرح کھانا کھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کھا لیتے ہیں، کمانے کی کوشش کرتے ہیں تو کما لیتے ہیں تو جیسی کوشش ان کاموں کی کرتے ہیں اگر ایسی ہی کوشش اِجتماع میں آنے کی کریں گے تو اِجتماع میں بھی ہوں گے، مَدَنی مذاکرے میں بھی ہوں گے اور مَدَنی قافلوں کے مُسافر بھی بنیں گے۔

دعوتِ اسلامی کا اِجتماع کامیاب کیسے ہوا؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کی اِبتدا میں آپ کا ہفتہ وار اِجتماع کس طرح کامیاب ہوا؟

---

(1) ..... یہ اور اس کے بعد والے دو سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: جب دعوتِ اسلامی کا کام شروع ہوا تو میں گلی گلی، ڈگر ڈگر پھرتا تھا لوگوں کو اِجتماع میں شرکت کی دعوت دیتا نیتیں کرواتا کہ ”کون کون چار جمعرات تک اِجتماع میں آئے گا، کون کون گیارہ جمعرات تک اِجتماع میں شرکت کرے گا“ اِس طرح اسلامی بھائیوں سے وعدے لیتا اور نیتیں کرواتا پھر ان کے نام پیڈ پر لکھتا اور لسٹیں بناتا تھا۔ اِبتدا میں کم لوگ آتے تھے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک دَم بڑھنے شروع ہو گئے کیونکہ ان کے لیے نیا انداز تھا اور یوں کافی تعداد میں اسلامی بھائی اِجتماع میں شریک ہونے لگے۔ مُبالغہ کروں تو کروڑوں لوگوں کو میں نے اِجتماع میں آنے کی نیتیں کروائی ہوں گی ورنہ لاکھوں لوگ تو ہیں جن کو میں نیتیں کروا چکا ہوں۔ مجھے یہ کام کرتے ہوئے 40 سال ہو گئے ہیں اگر وہ لوگ جن کو میں نے نیتیں کروائی ہیں یا جن سے وعدے لیے ہیں سب کے سب اِجتماع میں آنا شروع ہو جائیں تو مسجد تو مسجد ہے کراچی کا کوئی میدان ایسا نہیں ہو گا جس میں یہ سب سما سکیں۔

امیرِ اہلِ سنّت لوگوں کو اپنے بیان میں کس طرح بٹھاتے تھے؟

سُوال: آپ شروع شروع میں لوگوں کو اپنے بیان میں بٹھانے کے لیے کیا طریقہ اِختیار کرتے تھے؟

جواب: میں مساجد میں جا کر نماز کے بعد اِعلان کرتا تھا کہ رُک جایئے میں وُضو کا طریقہ بتاؤں گا، کبھی کہتا نماز کا طریقہ سکھاؤں گا، کبھی نمازِ جنازہ کا طریقہ سکھانے کا بولتا۔ یوں لوگ رُک جاتے تھے اور سنتے تھے کہ دیکھو کیا بتاتا ہے۔ کیونکہ لوگ یہ چیزیں سیکھنے کے پیاسے تھے اور سکھانے کی بھی بہت ضَرورت تھی۔ آج بھی یہ چیزیں سکھانے کی بہت ضرورت ہے لیکن سکھانے والے بعض حضرات اِدھر اُدھر کے موضوعات بیان کر رہے ہوتے ہیں جو لوگوں کے سروں سے گزر جاتے ہیں ان کے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا۔ لوگوں کے سامنے وہ باتیں کی جائیں جو ان کی سمجھ میں آسکیں، ان کے کردار کو سنوارنے کا ذَریعہ بن سکیں، عقیدے دُرست کرنے کا باعث ہوں اور الفاظ بھی ایسے ہوں جو ان کی سمجھ میں آئیں۔

جس جگہ سارے پنجابی جمع ہوں وہاں آپ پنجابی بولیں، سندھی جمع ہوں تو سندھی میں بات کریں اور اگر پٹھان جمع ہوں تو پشتو میں بیان کریں۔ ظاہر ہے پٹھان کے سامنے اپنی اُردو دانی کے جوہر دکھائیں گے، فنِ خطابت کا مُظاہرہ کریں گے اور تحقیقات کے دَریا بہائیں گے تو اس کے پلے کیا پڑے گا! اِس لیے بہتر یہی ہے کہ سامنے والے کی نفسیات کے

www.dawateislami.net

مُطابق بات کریں جیسا کہ وارد ہے: کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ لوگوں سے اُن کی عقلوں کے مُطابق کلام کر۔[1]

جس کو دعوت دی جائے وہ جواب میں محتاط لفظ اِستعمال کرے

سُوال: آپ نے ابھی فرمایا کہ ”لوگوں کو اِجتماع وغیرہ کی دعوت دی جائے تو وہ منع نہیں کرتے ،ہاں ہی بولتے ہیں اگرچہ ان کو آنا نہ ہو“ یہاں ایک سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا بولنے والے کے ذہن میں پہلے سے یہ بات ہوتی ہوگی کہ اگر میں بولتا ہوں کہ نہیں آسکوں گا یا مصروف ہوں یا وقت نہیں ہے تو اس دعوت دینے والے کو ابھی آدھا گھنٹہ اور دینا پڑ جائے گا۔ اور دعوت دینے والا بھی یہی سوچتا ہوگا کہ ابھی اس کا وقت لے لو بعد میں پتا نہیں دے گا یا نہیں، کیا اس کی اپنی کوئی ذِمّہ داری نہیں ہے کہ یہ دعوت دینے میں وقت کا خیال رکھے، اِس حوالے سے آپ کیا اِرشاد فرمائیں گے؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کوئی سستی کی وجہ سے دعوت قبول نہیں کرتا تو اسے سمجھانا چاہیے۔ بعض لوگوں کی آپس میں شناسائی ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے فری بھی ہوتے ہیں اگر کسی ایسے کو دعوت دے رہے ہیں تو اس کو سمجھائیں۔ جس کو دعوت دی جارہی ہوتی ہے اس کے لیے اِمتحان ہے کہ وہ کیا جواب دے! ظاہر ہے ایسا انداز اِختیار کرنا چاہیے جو جھوٹ میں مبتلا نہ کرے، میرے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے میں اس وقت جواب میں اِس طرح کے جملے کہتا تھا: ”بس دُعا کرو کہ میں آپ کی دعوت میں آجاؤں، آپ مجھے لے جاؤ لبیک، دُعا کریں کہ میرا دِل ہو جائے اور میں آجاؤں“ اِس طرح کے محتاط جملے بولیں گے تو وعدہ خلافی کی کوئی صورت نہیں رہے گی اور نہ ہی جھوٹ کا کوئی اندیشہ ہوگا، بولنے والا بھی گناہ سے بچ جائے گا ورنہ وعدہ خلافی کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔ بہر حال اگر کوئی اِجتماع میں آنے کی دعوت قبول کرلے پھر نہ آئے تو ہرگز اس پر حکم نہ لگایا جائے کہ اس نے جھوٹا وعدہ کیا ہے ہم کسی کے دِل کو چیر کر تو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر 100 مرتبہ کسی کو دعوت دی مگر وہ نہیں آیا پھر بھی ہم نے حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے کہ ہوسکتا ہے کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آیا ہو، کوئی نہ کوئی رکاوٹ آگئی ہوگی جس کی وجہ سے نہیں آسکا۔ مگر ہمیں کوشش ضرور کرتے رہنا چاہیے، 100 مرتبہ کہیں گے تو

---

1 ..... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، ۹ / ۳۷۳، تحت الحدیث: ۵۴۷۱۔

www.dawateislami.net

ہو سکتا ہے دو مرتبہ آجائے یا کم از کم ایک ہی بار آجائے اور دیکھ لے کہ مولانا لوگ کیا کرتے ہیں، اِس سے بھی بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

رَمَضان شریف میں کسی کا انٹرویو لیا گیا تھا جو کافی پڑھے لکھے معلوم ہو رہے تھے انہوں نے بتایا: میں پہلے دعوتِ اسلامی کا مخالف تھا کسی نے دعوت دی تو میں نے سوچا چلو چل کر دیکھتے ہیں کہ کیا ہے، میں یہاں آکر حیران ہو گیا کہ ایسا خوبصورت ماحول بنایا ہوا ہے، اب میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کروں گا اور دَرسِ نظامی بھی کروں گا۔ یہ ہے مسلسل دعوت دینے کا فائدہ کہ وہ پہلی ہی مرتبہ آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

جن لوگوں نے دعوتِ اسلامی کے بارے میں صِرف سنا ہے وہ فیضانِ مدینہ تشریف لائیں اور دیکھیں، بلکہ یہاں رَمَضان شریف کا اِعتکاف کرنے کی نیت کر لیں پورے مہینے کا اِعتکاف نہ کر سکیں تو 20 دِن کا کر لیں نہیں تو 15 دِن کا کر لیں ورنہ 10 دِن کا تو اِعتکاف کر ہی لیں، اِنْ شَآءَ اللہ اِس کے فوائد خود دیکھ لیں گے۔

اگر جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں تو تلاش کیوں کرنا پڑتے ہیں؟

سُوال: بزرگوں سے سنا ہے کہ "جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں" لیکن ہم اِدھر اُدھر دھونڈ رہے ہوتے ہیں، کبھی میرج دفتر چلے جاتے ہیں اور پیسے دے کر رِشتہ کرواتے ہیں، آپ بتائیں کیا واقعی جوڑے آسمانوں پر ہی بنتے ہیں؟

جواب: اِس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جوڑا لوحِ محفوظ پر لکھا ہے اور جہاں اللہ پاک کی مَرضی ہو گی شادی وہیں ہو گی۔ چونکہ دُنیا عالَمِ اَسباب ہے تو تلاش اور کوشش کرنی ہو گی۔ جس نے جتنا عرصہ زندہ رہنا ہے اس کے لیے اتنے عرصے کا رِزق بھی لکھا ہوا ہے لیکن پھر بھی اس کے لیے تگ و دو کرنا پڑتی ہے کہ حرکت میں بَرَکت ہے۔ اِسی طرح رِشتہ بھی لکھا ہوا ہے لیکن جستجو کرنا پڑے گی۔ اب بندے کے ساتھ کیا ہونا ہے یہ اللہ پاک کو ہی عِلم ہے، ممکن ہے یہ کوشش کرے پھر بھی اس کا نکاح نہ ہو۔ بہر حال کوشش کرنی چاہیے، اگر کوشش ہی نہیں کی جائے گی تو سارا نظام رُک جائے گا، یہی وجہ ہے کہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی کوشش فرمائی ہے، یہ نہیں کہ سب چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائے اور کہے کہ اگر زندگی ہو گی تو میرے منہ میں خود بخود نوالہ آجائے گا ظاہر ہے ایسی سوچ دُرست نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

فوتگی پر بھی بے جا اَخراجات

سُوال: آج اگر کسی کے گھر میں مَیِّت ہو جاتی ہے تو گھر والوں پر اچانک خرچے کا بوجھ آجاتا ہے جیسے مَیِّت گاڑی کا اِنتظام، کفن دَفن کا خرچہ، تدفین کے بعد اہلِ علاقہ اور رِشتہ داروں کے لیے کھانے کا اِنتظام سب کا سب ان ہی پر ہوتا ہے اور پھر کھانے کا سلسلہ تو دو تین دِن تک جاری رہتا ہے، اِس حوالے سے آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

(مسقط کے شہر عمان سے تشریف لائے ہوئے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: بچہ دُنیا میں آئے تب بھی خرچہ، دُنیا سے جائے تب بھی خرچہ، شادی کرے تب بھی خرچہ، جیئے تب بھی خرچہ اور مَرے تب بھی خرچہ! یہ دُنیا والوں نے اپنے لیے مصیبتیں پال رکھی ہیں۔ البتہ کفن دفن کا اِنتظام فرائض میں سے ہے چنانچہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 820 پر ہے: ”عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذِمّہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ یعنی کھانا پینا، کپڑا اور مکان شوہر پر سے مُعاف ہو جائے، اگر مُعاف ہو گیا تو شوہر پر کفن وغیرہ کا اِنتظام نہیں ہے۔ اگر شوہر مَرا اور اس کی عورت مالدار ہے تب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔“[1] اِس کے علاوہ جو کھانے وغیرہ کے مُعاملات ہیں یہ سب لوگوں نے خود ہی اپنے لیے لازم کیے ہوئے ہیں، کھانا کھلانا اگرچہ ثواب کا کام ہے پھر بھی یہ فرض یا واجب نہیں ہے، اگر کوئی کھانا نہیں کھلاتا تو بے شک وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔[2]

---

1 ..... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ۱/۱۶۱۔ در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی کفن الزوجۃ علی الزوج، ۳/۱۱۹۔ بہارِ شریعت، ۱/۸۲۰، حصہ: ۴۔

2 ..... کسی شخص کا اِنتقال ہونے پر اُسے ثواب پہنچانے کے لئے وُرَثاء سوئم، دسواں، چالیسواں، فاتحہ اور نذر و نیاز کا اِہتمام کرتے ہیں، یہ اچھے اور باعثِ ثواب اَعمال ہیں لیکن اِس میں بعض اوقات یہ غفلت برتی جاتی ہے کہ اِن اُمور پر ہونے والے اَخراجات مَیِّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کئے جاتے ہیں اور اس کے وارثوں میں یتیم اور نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور ان کے حصے سے بھی وہ اَخراجات لئے جاتے ہیں، حالانکہ یتیموں یا دیگر نابالغ وُرَثاء کے حصے سے یہ کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانا ناجائز و حرام ہے بلکہ اگر یتیم یا کوئی نابالغ وارث اِجازت بھی دے دے تب بھی ان کا مال ان کاموں میں اِستعمال کرنا جائز نہیں لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ اِس طرح کے کھانے صِرف بالغ وُرَثاء کی رضامندی سے ان کے حصے سے کئے جائیں۔ نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ جنازے کے بعد کا کھانا اور سوئم کا کھانا ہمارے ہاں کے عُرف و رواج میں دعوتِ مَیِّت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ کھانا صِرف فقیروں کے لئے جائز ہے، مالداروں کے لئے نہیں، لہٰذا اگر بالغ وُرَثاء بھی ان کھانوں کا اِہتمام کریں تو صِرف فقراء کو کھلائیں۔ (مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے، ۲۴ تا ۲۵)

www.dawateislami.net

بہتر ہے معتدل اَنداز اِختیار کریں اگر تیجے کا کھانا کرنا چاہتے ہیں تو کریں اور غریبوں کو کھلا دیں یا کسی مدرسے میں بھیج دیں اِنْ شَآءَ اللہ اِیصالِ ثواب ہو جائے گا۔ آج کل لوگوں نے اس میں بھی نمود و نمائش کے طریقے نکال لیے ہیں اور بڑی رَسمیں شروع کر دی گئی ہیں، اب اللہ پاک ہی بہتر جانے اس سے ثواب پہنچے گا بھی یا نہیں۔ جنازے میں آنے والے پیسے بھی دیتے ہیں جو شاید قرض ہی کی کوئی صورت ہوتی ہو گی کہ جب رَقم دینے والے کہ یہاں کسی کی مَیِّت ہو تو یہ لوگ رَقم دیں گے۔ بہر حال غریب آدمی کے لیے کافی آزمائش ہے، باہر ممالک میں مَرنا تو اور بھی زیادہ مہنگا پڑتا ہے اسی لیے لوگ اپنے اپنے شہروں میں مَیِّت لے آتے ہیں، پھر بھی ہوائی جہاز وغیرہ کے اَخراجات تو ہیں ہی اور پھر مَیِّت کی تدفین کا خرچہ واقعی ایک ایسا خرچ ہے جو کرنا ہی کرنا ہے، مَیِّت کو کوئی بھی گھر میں نہیں رکھے گا، اگر ایسا کرنے کی کوشش بھی کی گئی تو پولیس ایسا نہیں کرنے دے گی۔

کرسی پر کون شخص نماز پڑھ سکتا ہے؟

سُوال: آج کل مَساجد کے اندر نماز پڑھنے کے لیے بہت ساری کُرسیاں رکھی ہوتی ہیں ہم نے دیکھا ہے جو لوگ سارے کام کاج چل پھر کر کرتے اور سفر بھی کرتے ہیں وہ مسجد میں آکر کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور سجدے کا صرف اِشارہ کر دیتے ہیں، آپ یہ اِرشاد فرمائیں کس طرح کا مریض کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ (پنجاب کے شہر اوکاڑہ سے فیضانِ مدینہ کراچی تشریف لائے ہوئے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: جو شخص چلتا پھرتا نظر آئے اور نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھے تو اس کے بارے میں یہ طے نہ کر لیا جائے کہ یہ کرسی پر اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے کہ اس کو مسئلہ ہی معلوم نہیں ہے اور یہ غلط کام کر رہا ہے۔ جیسے میرے ساتھ بالکل یہی مسئلہ ہے کہ چلتا پھرتا ہوں لیکن نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور ایک دَم سے بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ بیٹھنے میں بھی اتنی آزمائش ہے کہ ایک نارمل آدمی کی طرح نہیں بیٹھ پاتا ایک دَم سے بیٹھنا پڑتا ہے، اِس میں بھی ڈر لگتا ہے کہیں کچھ ٹوٹ پھوٹ نہ ہو جائے اِسی وجہ سے کسی کا سہارا لے کر بیٹھتا ہوں یا کرسی کے کونے پر ہاتھ رکھ کے بیٹھتا ہوں تاکہ ایک دَم سے بیٹھنے میں کچھ کمی ہو۔ البتہ ایک تعداد ایسی بھی ہو گی جس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہو گا اس کے باوجود

www.dawateislami.net

وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوں گے۔

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی سجدۂ حقیقی[1] یعنی جس طرح عام آدمی سجدہ کرتا ہے ایسے سجدے پر قادر نہیں ہے اس کو جھکنے میں تکلیف ہوتی ہے اگرچہ چلتا پھرتا ہو تو اس سے سجدۂ حقیقی مُعاف ہو جائے گا۔ اور جب سجدۂ حقیقی مُعاف ہو جائے تو قیام بھی مُعاف ہو جاتا ہے۔ اگر قیام کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے لیکن اس کے لیے بہتر یہی ہو گا کہ ساری نماز بیٹھ کر پڑھے اور سجدہ اِشارے سے کرے۔[2] رکوع کا اِشارہ سجدے کے اِشارے سے کم ہو گا، سجدے کا اِشارہ کچھ زیادہ کرنا ہو گا، اگر سجدے میں رکوع سے زیادہ نہیں جھکے گا تو سجدہ نہیں مانا جائے گا۔[3] (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِشارے سے رُکوع و سجدہ کرنے کا طریقہ کر کے دِکھایا۔) کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام سے متعلق مکتبۃ المدینہ نے ایک مختصر رِسالہ چھاپا ہے[4] سب اِس رسالے کا مُطالعہ کریں، خاص طور پر وہ لوگ یہ رِسالہ ضَرور پڑھیں جن کو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

سُوال: جو سجدہ حقیقی پر قادر نہیں اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: حسبِ معمول کانوں تک اِس طرح ہاتھ اُٹھائیں کہ انگوٹھا کان کی لو کو چُھو لے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیجیے، اِس طرح ہاتھ اُٹھانا اور باندھنا مَردوں کا طریقہ ہے۔ بعض لوگ بِتَکَلُّف ہاتھ اُٹھاتے ہیں اس کی ضَرورت نہیں ہے۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرنے کے بجائے سامنے قبلے کی طرف کرنی ہیں، نماز بیٹھ کر

---

1 ..... سجدہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی کسی ایسی چیز پر جس کی بلندی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو کیا جائے تو حقیقی سجدہ ادا ہوتا ہے، اس پر قادر نہ ہو تو قیام بھی اَصلاً ساقط ہو جاتا ہے، رُکوع و سجود کے اِشارے کرنے ہوتے ہیں۔ (کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، ص۲۷)

2 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ۲/ ۶۸۴۔ فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ۱/ ۱۳۶۔

3 فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ۱/ ۱۳۶۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۷۲۱، حصہ:۴۔

4 ..... یہ رِسالہ بنام "کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام" 36 صفحات پر مشتمل ہے، اِس میں کُرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام، مسجد میں دَورانِ نماز کرسیاں کہاں رکھنی چاہئیں؟ کرسی پر نماز پڑھنے والے کے قیام اور کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کے شرعی اَحکام بیان کیے گئے ہیں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے اِس رِسالے کو حاصل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

پڑھیں یا کھڑے ہو کر تکبیر کے لیے ہاتھ اِسی طرح اُٹھانے ہوں گے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد پہلے ثنا پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھیں، اِس کے بعد قِراءَت کریں، قِراءَت کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سر کے اِشارے سے رُکوع کرنا ہے (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے سر سے اِشارہ کر کے بتایا) پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد سجدہ کرنا ہے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اتنا سر جھکائیں جو رکوع کے مقابلے میں زیادہ ہو (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سر سے اِشارہ کر کے بتایا) اِسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں۔ اِس اِشارے میں کمر کا اِعتبار نہیں ہے سر کا اِعتبار ہے کہ وہ رکوع کے مقابلے میں سجدے کے لیے زیادہ جھکے۔

دو سجدوں کے دَرمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں اور میرے خیال میں ایک تعداد ہے جو دُرست طریقے سے "جلسہ" نہیں کرتی۔ ایک سجدے سے اُٹھتے ہی بغیر رُکے دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں "حالانکہ دو سجدوں کے دَرمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار رُکنا واجب ہے"[1] اور جان بوجھ کر یہ واجب چھوڑ رہے ہوتے ہیں کیونکہ عِلم نہیں ہوتا لہٰذا جو نماز اِس طرح پڑھی ہو گی اس کا دوہرانا واجب ہو گا[2] اور یہ واجب دونوں کے لیے ہے یعنی اس کے لیے بھی ہے جو کرسی پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے لیے بھی جو بغیر کرسی کے کھڑے ہو کر پڑھتا ہے۔ ہاں! اگر کوئی ایسا ہے جو اتنی دیر کے لیے بھی جلسے میں نہیں بیٹھ سکتا تو وہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نمائی لے لے۔

کیا کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سر رکھ کر سجدہ کرنا ضروری ہے؟

سُوال: بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز شروع کرتے ہیں تو قیام کر لیتے ہیں اور جب رکوع کرنے کا وقت ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں اور بیٹھ کر رکوع سجود کرتے ہیں اور بقیہ نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو رکوع و سجود بیٹھ کر کرتے ہیں اور ہر رکعت کے قیام کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کا اس طرح نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ (رکنِ شُوریٰ کا سُوال)

---

1. درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب یشار الی المثنی... الخ، ۲/۱۹۳۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۸، حصہ: ۳۔
2. ..... درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/ ۶۵۵۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰۸، حصہ: ۴۔

www.dawateislami.net

جواب: اس طرح نماز تو ہو جائے گی مگر صحیح طریقہ وہی ہے جو بیان کیا گیا، "کیونکہ جب سجدہ معاف ہو گیا ہے تو قیام بھی معاف ہو گیا ہے لہٰذا بیٹھے بیٹھے ہی پوری نماز پڑھنا بہتر ہے۔"(1) بعض مَساجد میں ایسی کرسیاں بھی ہوتی ہیں جن پر سجدہ کرنے کا پھٹا لگا ہوا ہوتا ہے کہ سجدہ اس پر کیا جائے حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی طرف سے لگایا ہوا ہوتا ہے۔

صفوں میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنے والے کس چیز کا لحاظ رکھیں؟

سُوال: بعض لوگ اپنی کرسی صفوں میں رکھتے ہیں لیکن مکمل نماز اس پر بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے قیام کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں اور رکوع کر کے سجدہ کے لیے بیٹھ جاتے ہیں اور اس طرح کھڑے ہونے کی وجہ سے ان کی ایڑیاں دِیگر نمازیوں سے کافی آگے نکل جاتی ہیں، اس طرح ان کا کھڑا ہونا کیسا ہے؟ (رکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ بہت غَلَط طریقہ ہے، کرسی کو صف میں اس طرح رکھیں کہ دِیگر نمازیوں کی ایڑیوں کی سیدھ میں اس کا آخری سِرا آجائے اب اس پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیں کھڑے ہونے کی ضَرورت نہیں ہے۔(2)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کے لیے ضروری تنبیہ

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تنبیہ ضَروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مَسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اِعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۱، حصہ:۳)

---

1 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ۲/ ۶۸۴۔

2 ... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، ص۷۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مسجد اور نیاز کے لیے بھی دیکھ بھال کر چیزیں خریدی جائیں	10
امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حج کا دِلچسپ واقعہ	1	وعدہ خلافی کی تعریف اور ضروری وضاحت	11
کون کتنی بار حج کرے گا؟	2	کیا اِجتماع میں آنے کا کہہ کر نہ آنا بھی وعدہ خلافی ہے؟	11
کیا حرمینِ طیبین میں رہنے والوں کو ہر سال حج کرنا ہوگا؟	3	دعوتِ اسلامی کا اِجتماع کامیاب کیسے ہوا؟	12
امیرِ اہلِ سنّت کی اِحتیاط	4	امیرِ اہلِ سنّت لوگوں کو اپنے بیان میں کس طرح بٹھاتے تھے؟	13
دوسروں کی چیزیں اِستعمال کرنے کے آداب	5	جس کو دعوت دی جائے وہ جواب میں محتاط لفظ اِستعمال کرے	14
ایک تنکے کی وجہ سے جنّت میں داخلے سے محرومی (حکایت)	5	اگر جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں تو تلاش کیوں کرنا پڑتے ہیں؟	15
اُستاذ ایک نازک شاہراہ کا مُسافر ہے	6	فوتگی پر بھی بے جا اَخراجات	16
مزار پر نمک رکھنے کی مَنّت ماننا کیسا؟	7	کرسی پر کون شخص نماز پڑھ سکتا ہے؟	17
مزار شریف کی چینی کھانے سے توتلا پن ختم ہوگیا (حکایت)	7	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ	18
جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ	8	کیا کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سر رکھ کر سجدہ کرنا ضروری ہے؟	19
وَرَثا کے حصّے میں اِحتیاط کا ایک اہم پہلو	8	صفوں میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنے والے کس چیز کا لحاظ رکھیں؟	20
رِیاکاری کا کیا مطلب ہے؟	9	ماخذ و مراجع	22

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر مدارک	امام عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت
تفسیر الخازن	علامہ علاءالدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تنبیہ المغترین	امام عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
الزواجر	امام ابن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
جوھرۃ النیرۃ	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام	مفتی فضیل رضا قادری عطاری	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنّت	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net